صلِّ علیٰ محمدٍ۔ صلِّ علیٰ محمدٍ

ہم اور ہمارے رسولؐ

وجد آفریں، کیف آور، رُوح پرور حمد و ثنا،
نعت ہائے رسولؐ، شہدائے دشت کرب و بلا اور جہادِ
فلسطین سے متعلق ولولہ انگیز نظموں کا مجموعہ

نتیجۂ فکر

ظفر الملت والدین سیف الحق والقلم

حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

مالک و ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور (پاکستان)

پبلشر:۔

دفتر خاتونِ مشرق اردو بازار دہلی 6

قیمت: بارہ روپے پچاس پیسے

سیف الحق والقلم مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قلمی فوٹو

منسوب بلا اجازت

ایک ایسے مخلص، خاموش خدمت گذار، ملک و ملّت کے خادم، دیندار، باوقار، حکومتِ کشمیر کے مضبوط ستون

فضیلت مآب غلام محمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

کے نامِ نامی سے منسوب۔ بلا اجازت، اور بغیر اطلاع۔

اُمید ہے کہ یہ صحیفۂ حمد و ثنا، نعت ہائے محبوبِ خداؐ شہدائے دشت کرب و بلا اور جہادِ فلسطین میں مر مٹنے والے شہیدوں کا مُرقع جناب غلام محمد شاہ کو پسند آسکے گا۔ اور آپ کی عنایات اور نوازشات سے اسلامیانِ کشمیر کے لئے حرزِ جان و دل بن سکے گا۔ آمین

عبد اللہ فاروقی
ایڈیٹر
خاتونِ مشرق اردو بازار
دلی ۶

صَلِّ علیٰ محمدٍ۔ صَلِّ علیٰ محمدٍ

ہم اور ہمارے رسولؐ

علمائے ربانی، صوفیائے عظام، مسلم رہنماؤں اور مسلم لیڈروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مولانا ظفر علی خاں مرحوم جیسا روح پرور محبت رسول میں ڈوبا ہوا کلام موجودہ صدی میں کوئی عظیم شاعر پیش نہیں کر سکا۔

مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اخبار "منادی" میں ایک مرتبہ لکھا تھا کہ مولانا ظفر علی خاں کا نعتیہ کلام پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایسے وجد آفریں کلام کے صدقہ میں مولانا ظفر علی خاں جنت کے مستحق ہو گئے ہیں۔ اور جو مسلمان اس کلام کو پڑھیں گے۔ اور دوسروں کو سنائیں گے۔ وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے۔

شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم عظیم مفکر اور عظیم شاعر اور فلاسفر تھے۔ مگر مولانا ظفر علی خاں جیسا نعتیہ اور محبت رسول میں ڈوبا ہوا ولولہ انگیز کلام علامہ مرحوم بھی ارشاد نہ فرما سکے"

اس بیش بہا ذخیرے کی اشاعت کے لئے میں نے عزم صمیم کیا ہے کہ مولانا مرحوم کا نعتیہ کلام شائع کیا جائے۔ تاکہ اس کی اشاعت سے

مسلمانانِ ہند کو روحانی اور ذہنی پاکیزہ غذا اور لطف حاصل ہو سکے۔
فی الحال حمد و ثنا، نعت ہائے رسولؐ اور شہادت دشت کرب وبلا سے متعلق ایک مجموعہ کتابی شکل میں پیش کر رہا ہوں۔ اس عارفانہ کلام کا مطالعہ فرمایئے۔ اور کیف و سرور سے روحانی اور ذہنی غذا حاصل کیجیے۔

مولانا کے سیاسی، تاریخی اور تحریکِ آزادی سے متعلق کلام بے مثال ہے۔ اور ایسا جوش آفریں کلام متحدہ ہندوستان میں کوئی شاعر گذشتہ ایک سو سال میں بھی پیش نہیں کر سکا، اور نہ آئندہ کر سکتا ہے۔

مولانا کا سیاسی کلام علیحدہ مرتب کر رہا ہوں۔ ترتیب مکمل ہونے پر اخبارات میں اس کا اعلان ممکن ہے۔ آپ انتظار کر سکتے ہیں۔

عبداللہ فاروقی
۲۴ر جولائی ۱۹۷۸ء

توفیق فاروقی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے سعود لیتھو پریس دریا گنج دلی میں چھپوا کر دفتر خاتونِ مشرق اردو بازار دلی سے شائع کیا

حمد و ثناء نعت ہائے رسولؐ اور جہاد فلسطین وغیرہ نظموں کی

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حمد و ثناء	
ہمیں چکر میں ڈالا بخش کر وہم و گماں تو نے	١٧
نظر چاروں طرف پھیلی ہوئی اس کی ضیا آئی	٢٠
جب چمکتا تھا ہمارا خنجر خارا شگاف	٢٢
فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہوا اسلام کا رنگ	٢٣
مسلمانوں کے گھر چلکر خدا کا لطف عام آیا	٢٥
جہاں میں بن کے آیا ہے رسول اس کا...	٢٦
خدا کا قرض اور اس کے نبی کا قرض ادا کر دے	٢٨
ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمد کے خدا سے	٣٠
گھر سے نکلے جو محمدؐ کے گھرانے والے	٣٢
رسول اللہ کی امت مٹائی جا رہی ہے کیوں.؟	٣٤
برس سکتا ہے ابر رحمت پروردگار اب بھی	٣٦
آفاق میں اللہ کی قدرت کے نشاں دیکھ	٣٧
اپنوں کا خون مجھ سے بہایا نہ جائے گا	٣٩
نعتیں	
رحمۃ للعالمین	٤١
وہ جو خدا کے ہو گئے اُن کا خدا ہوا	٤٢
دہلیز تاجدار مدینہ کو چوم کر	٤٤
میرا یہ زمزمہ ہے ترانہ زبور کا	٤٦
ہم بیکسان ہند کے ملجا تمہیں تو ہو	٤٨
فریاد بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم	٥٠
بادل کی گرج تکبیروں میں....	٥٢
رسول اللہ کے مشکل کشا ہونے کا وقت آیا	٥٤
شراب حق پی کے جھومتا ہوں...	٥٦
ہر ملک میں بلند نبی کا علم کیا	٥٧

کسی روز دیکھ لینا وہ نظر ادھر بھی ہو گی ۵۸
علمبردارِ حق تم ہو سپہ سالارِ دیں تم ہو ۵۹
اور پہنا دے ہمیں پھر سطوتِ کبریٰ کا تاج ۶۲
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات ۶۳
اُمت پر رسولؐ کا احسان ۶۶
نظام الملک کا فرمان ہو جا ۶۷
برس جانے کو ہے بادل کہ گلشن کو ہرا کر دے ۶۸
اے نشانِ محبتِ حق مظہرِ شانِ جلیل ۶۹
ہم بھلے ہیں یا بُرے تیرے ہی آخر ہیں غلام ۷۱
سایہ پرور تیری رحمت کا حرم بھی دیر بھی ۷۳
تُو ہے شفیع مطاع تُو ہے نبی کریمؐ ۷۵
عبث ناز کرتے ہیں ہم ابتدا پر ۷۸
دینِ قوم مصطفیٰ رحمتِ عام ہو گیا ۷۹
موجِ بلا تا کہ ہیں دُور ہے ساحلِ نجات ۸۱
دنیا میں سرنگوں علمِ مصطفیٰ نہ ہو ۸۴
اِک اُمّی ایک ٹھوکر سے کرے سو فلسفی پیدا ۸۵
دین بھی ہو جائے تجھے حاصل دنیا کی بھی مراد ملے ۸۶
کون و مکاں سے آج تک اس کا جلوہ ... ۸۷
خیر مثل فضلِ مجسم صورتِ احسان پیکرِ رحمت ۸۹
کہتی تھی شانِ رسالت ہے یہ وقتِ صبر و شکر ۹۱
وقت آ گیا کہ رات کٹے اور پَو پھٹے ۹۲
اے صبا جا کر مدینے کو مرا پہنچا سلام ۹۳
پرستارانِ خاکِ کعبہ کی قسمت چمک اُٹھی ۹۶
جو سختیاں بھی راہ میں آئیں اُٹھائے جا ۹۸
مگر خود ظلم کی گردن میں طوقِ آہنیں ہو گا ۱۰۰
ہم خاکِ درِ خیبر ہیں یا سرمایۂ دیدۂ خاور ہیں ۱۰۲
سمٹ کر چاندنی غارِ حرا میں آتی جاتی ہے ۱۰۳
بے حجاب ہر طرف حسنِ لایزال تھا ۱۰۴
اپنے معراج کو پہنچا ہے بشر آج کی رات ۱۰۶
خدا کے تخت سے ٹکرائیں مظلوموں کی فریادیں ۱۰۷

احادیثِ نبوی (نظم)

ماں باپ کا ادب ۱۰۸
اعظم الجہاد ۱۰۸

ہلالِ عید

ناموسِ محمدؐ کے نگہباں کو مبارک ۱۱۰
ہلالِ عید سے دو باتیں ۱۱۱

واقعاتِ کربلا

پھر تازہ ہوا قصۂ حسین ابنِ علیؓ کا ۱۱۳
کیا نوحہ کرے کوئی حسین ابنِ علیؓ کا ۱۱۵
دنیا کو قیامت کا سماں جس نے دکھایا ۱۱۷
آزادیٔ حیات کا یہ سرمدی اصول ۱۱۹
قناعت ہو تو ایسی ہو نظر ہے آبِ آہن پر ۱۲۰

مجاہدِ فلسطین

ایک مجاہدِ فلسطین کا نعرۂ عاشقانہ ۱۲۱
مجاہدینِ عرب اور غازیانِ فلسطین ۱۲۲
رنگ لائے گا فلسطین کے مسلمان کا خون ۱۲۴
عرب مجاہد کا نعرۂ مستانہ ۱۲۵
خدا کا نور آرائش ہے اس کے بام اور در کی ۱۲۷
جوئے خوں بہنے کو ہے قدس کے میدانوں سے ۱۲۸
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے ۱۳۰

متفرق

جشنِ آزادیٔ کشمیر ۱۳۴
حضرت علی شیر خدا کا اخلاق ۱۳۶
بل پڑ گیا خدا کی جبینِ جلال میں ۱۴۰
وہ تیغ جس کی چمک برقِ طور کی مانند ۱۴۱
غیرتِ حق کی بجلیاں کوندرہی ہیں ہر طرف ۱۴۳
بن جاؤ گے گر خاکِ درِ صاحبِ معراج ۱۴۶
اللہ کے قانون میں ہوتی نہیں ترمیم ۱۴۸
تری تلوار کی جھنکار کا دنیا میں ہے شور ۱۵۰
میری جاں پہ چھائے جاتی ہے فنا کی آرزو ۱۵۲
قافلہ کو ہے تری بانگِ درا کی آرزو ۱۵۴
کہ رہبری کے لئے میر کارواں نہ رہا ۱۵۵
جلوہ گر تھا تمکنت سے مسندِ اسلام پر ۱۵۷
جبینِ زید پر اس وقت وہ رونق برستی تھی ۱۵۹
غلامِ احمدِ مرسلؐ کو سلطاں کا ملے رتبہ ۱۶۰
اس کے سمجھنے کیلئے دل میں ہونا چاہئے ذوقِ سلیم ۱۶۱
بلند اک ساتھ ہوتی ہیں مسلمانوں کی تکبیریں ۱۶۲
ستم ہوئے ہیں وہ اسلام پر کہ کیا کہیے ۱۶۳
دیں کی رکھ لیں آبرو اور کفر کو رسوا کریں ۱۶۵
وہ حیواں بنتے جاتے ہیں ہم انساں ہوتے جاتے ہیں ۱۶۷
اسلام کی عزت کے نگہباں کہاں ہیں ۱۶۸

بے درو زمانے کی ہوا اور ہی کچھ ہے	۱۶۹
دولتِ ایماں کی حاصل ہے فراوانی مجھے	۱۷۱
دار پر چڑھنے سے پہلے رازِ عشق افشا نہ کر	۱۷۲
اس سمندر نے مسلمانوں کا بیڑا پار کر	۱۷۳
میں تیرے واسطے پیغامِ بقا لایا ہوں	۱۷۴
تو چمکتا ہے ہر اک شو میں بنکر آفتاب	۱۷۵
تھے یہ انداز آیۂ رحمت کے لطفِ عام کے	۱۷۷
مساوات اور اخوت سب مسلمانوں کا آئین ہو	۱۷۹
موثر کا فریل کا کوئی بھی حیلہ نہیں ہوگا	۱۸۱
مرنے کو ہو تیار کہ قانون یہی ہے	۱۸۲
فدا ان کی عزت پہ دل بھی ہے جاں بھی	۱۸۴
غوری کو کسی اور ہی طاقت نے دیا اوج	۱۸۶
شانِ اورنگ زیب عالمگیرؒ	۱۸۷
اے سرنگاپٹم، اے گنجِ شہیدانِ کرام	۱۸۸
یہ مژدہ سنایا ہے مرغِ سحر نے	۱۹۰
جواں ہو رہا ہے جنوں ایشیا کا	۱۹۲
ساقی سے بے نیاز ہیں سرمستیاں مری	۱۹۳
مری دعا لئے رسا لا الٰہ الا اللّٰہ (شورش کاشمیری)	۱۹۴
پانی کی طرح خون مسلماں کا بہا ہے (ماہر القادری)	۱۹۶
برپا ہے ابھی مصر کے بازار میں کہرام (حضرت انوار اعظمی)	۱۹۸
پھر ارضِ مقدس نے مسلماں کو پکارا (مذاق العیشی)	۲۰۱
خطرے میں ہے حرم (وزیر حسین وزیر کانپوری)	۲۰۴
رحمتِ باری کا سہارا (محمد عرفان شاغل)	۲۰۷

شاد رہیں آباد رہیں

جنہوں نے "ہم اور ہمارے رسول" کتاب شائع ہونے سے پیشتر کتاب کی قیمت، امدادی رقمیں، عطیات روانہ کئے ہیں۔ اُن سب کے نام دیتے اس کتاب میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

جن جن بہنوں اور بھائیوں نے رقمیں روانہ کی ہیں۔ ان سب کو ایک ایک۔ دو دو۔ پانچ پانچ۔ یا اس سے زائد کتب روانہ کی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ..."

★ ـــــــــ عبداللہ فاروقی

	روپے
نمبر ۱: محترمہ حسینہ حفیظ اے قاضی پونہ۔	۱۱ــ۰۰
نمبر ۲: محترمہ لیلےٰ لکھنوی صاحبہ لکھنؤ۔	۵۰ــ۰۰
نمبر ۳: محترمہ بیگم دہلوی صاحبہ بمبئے نمبر ۱۹۔	۱۵ــ۰۰
نمبر ۴: محترمہ ایچ۔ اے بیگم صاحبہ کان پور۔	۱۰۰ــ۰۰
نمبر ۵: محترمہ مس قمر قدیر صاحبہ مراد آباد۔	۱۰۰ــ۰۰
نمبر ۶: محترمہ نزہت فاطمہ تبسم صاحبہ کلبخن۔ میرٹھ۔	۲۰ــ۰۰
نمبر ۷: محترمہ صدیقہ مسعود صاحبہ سہارن پور	۵۰ــ۰۰
نمبر ۸: ماہ پیکر النساء صاحبہ بالاپور۔ آکولہ	۱۱ــ۰۰
نمبر ۹: مسٹر اسحاق علی آبادی، کان پور	۵۰ــ۰۰
نمبر ۱۰: مسٹر نسیم کرولوی۔ بمبئے	۱۱ــ۰۰
نمبر ۱۱: مسٹر سیف الدین سیف احمد آباد	۳۰ــ۰۰
نمبر ۱۲: مسٹر ضیا بختیاری۔ ویلور (مدراس)	۵۰ــ۰۰
نمبر ۱۳: مس غزالہ انصاری صاحبہ سرکاری گول بہار	۱۱ــ۰۰
نمبر ۱۴: اے۔ ایچ ممتاز ابراہیم پرنام بٹ۔ مدراس	۱۱ــ۰۰
نمبر ۱۵: وی۔ ایل۔ نثار احمد آمبور، مدراس	۱۱ــ۰۰
نمبر ۱۶: فاطمہ انیس صاحبہ نینی تال روڈ، بریلی	۲۰ــ۰۰
نمبر ۱۷: مسٹر فیاض قریشی۔ بنگلور	۱۱ــ۰۰
نمبر ۱۸: شمیمہ بیگم صاحبہ قصاب پورہ، دلی	۱۱ــ۰۰
نمبر ۱۹: جی۔ ایس۔ صابرہ صاحبہ اننتاپور۔ اے۔ پی۔	۱۱ــ۰۰

نمبر ۲۰:	بدر النساء صاحبہ صدیقی بنگلور	۱۱ــ ..
نمبر ۲۱:	مسٹر ریاض احمد خاں مانڈیا، میسور	۱۱ــ ..
نمبر ۲۲:	ملکہ بانو صاحبہ ہاسن۔ میسور	۱۱ــ ..
نمبر ۲۳:	مس درخشاں انجم ایم۔ اے۔ پراسولی ضلع مظفر نگر	۱۱ــ ..
نمبر ۲۴:	مسٹر جواد احمد صدیقی بجراہن گیا۔ بہار	۱۱ــ ..
نمبر ۲۵:	شمع نور الصباح صاحبہ مسٹریس کیونجھر اُڑیسہ	۱۵ــ ..
نمبر ۲۶:	مسٹر قاضی جاوید احمد صدیقی۔ کوچین، کیرالہ	۱۱ــ ..
نمبر ۲۷:	مسٹر شوکت، ماؤنٹ روڈ، مدراس	۱۱ــ ..
نمبر ۲۸:	مسٹر محمد انور، کلکتہ۔	۱۱ــ ..
نمبر ۲۹۔	محترمہ جہاں بانو صاحبہ مشہدی، احمد آباد	۵۰ــ ..
نمبر ۳۰:	مسٹر نثیر پاشا پروانہ ہنڈوا پور، کرناٹک	۱۱ــ ..
نمبر ۳۱:	محترمہ عارفہ صاحبہ۔ بنگلور	۱۱ــ ..
نمبر ۳۲:	محترمہ نزہت مسعود صاحبہ گنگوہی۔ رُڑکی۔ یو۔ پی	۲۵ــ ..
نمبر ۳۳:	محترمہ نشاط سلطانہ صاحبہ پوتھی ابراہیم پور مظفر نگر	۱۱ــ ..
نمبر ۳۴:	مسٹر حیدر محمد موتا بارا چا سورت	۱۵ــ ..
نمبر ۳۵:	محترمہ حسینہ حفیظ اے قاضی۔ پونہ (دوبارہ)	۲۰ــ ..
نمبر ۳۶:	سلمہ ستار عطا بیلا گادی شیموگا کرناٹک	۱۱ــ ..
نمبر ۳۷:	مسٹر شاہد انور لنٹن اسٹریٹ کلکتہ ۱۴	۱۱ــ ..
نمبر ۳۸	محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ ہبلی۔ کرناٹک	۱۱ــ ..

نمبر ۲۹: محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ مدھوبنی پوریت بہار ..۔۱۱
نمبر ۳۰: محترمہ سیدہ صغریٰ بی صاحبہ سبزواری، کلکتہ ..۔۱۰۰
نمبر ۳۱: محترمہ مس قمر پروین سہسرام۔ بہار ..۔۱۱
نمبر ۳۲: محترمہ عائشہ بی صاحبہ ہیڈ مسٹریس مولینرسی پور، میسور ..۔۱۱
نمبر ۳۳: مسٹر خلیق الزماں سحر سیونی۔ ایم پی ..۔۱۱
نمبر ۳۴: مسٹر ایس۔ آر۔ ایچ۔ بخاری، بنگلور ..۔۱۱
نمبر ۳۵: محترمہ شہناز اختر صاحبہ قنوج۔ یو۔ پی ..۔۱۱
نمبر ۳۶: مسٹر نور محمد قریشی، کلکتہ ..۔۱۱
نمبر ۳۷: محترمہ صابرہ حیات قریشی صاحبہ سنگوڑ کوٹاراج ..۔۱۱
نمبر ۳۸: محترمہ مس عابدہ شبنم شیر پور۔ ٹپتہ ..۔۱۱
نمبر ۳۹: محترمہ مس قمر سلطانہ صاحبہ، امراوتی ..۔۱۱
نمبر ۵۰: محترمہ نسیم بانو یوسف خاں ٹپیل، پونہ ..۔۱۱
نمبر ۵۱: مسٹر سید جمال الدین، شاہجہاں پور ..۔۱۱
نمبر ۵۲: مسٹر گلزار کشمیری، اننت ناگ (کشمیر) ..۔۱۱
نمبر ۵۳: مسٹر محمد حنیف بخاری گلی، بلگام ..۔۱۱
نمبر ۵۴: محترمہ مس عطیہ مصطفیٰ۔ نیرل، کولابہ ..۔۱۱
نمبر ۵۵: محترمہ نوشیمن تاج صاحبہ، بنگلور ..۔۱۱
نمبر ۵۶: حضرت مہتمم صاحب مدرسہ انوار القرآن، نعمت پور، سہارنپور ..۔۱۱
نمبر ۵۷: محترمہ مسز ایم فاطمہ کہنی، اوجین۔ مالوہ ..۔۱۱

نمبر ۵۸: محترمہ مسز امینہ بی صاحبہ ماؤنٹ روڈ، مدراس ۱۱-۰۰

نمبر ۵۹: مسٹر محمد حنیف بلگام (دوبارہ) ۱۱-۰۰

نمبر ۶۰: محترمہ مس شاکرہ بانو وینیام باڑی (مدراس) ۱۱-۰۰

نمبر ۶۱: محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ، پونہ ۱۱-۰۰

نمبر ۶۲: محترمہ نور جہاں صاحبہ شیلانگ (آسام) ۱۱-۰۰

نمبر ۶۳: مسٹر عبدالرشید خاں چندر پور (مہاراشٹر) ۱۱-۰۰

نمبر ۶۴: مسٹر الیس حسین خطیب ڈونگری (بمبئی) ۷۰-۰۰

نمبر ۶۵: محترمہ غزالہ پروین باڑہ ہندو راؤ دہلی ۱۱-۰۰

نمبر ۶۶: مسٹر سید وصال احمد بڑبل کیو نجہر (اڑیسہ) ۱۱-۰۰

نمبر ۶۷: مسٹر محمد علی قاسم ٹھانگے دہائی والی کولابہ ۱۱-۰۰

نمبر ۶۸: محترمہ نکہت پروین ایم اے نادر علی بلڈنگ میرٹھ ۲۱-۰۰

نمبر ۶۹: مسٹر احمد حسین نشانی کوپل (کرناٹک) ۱۱-۰۰

نمبر ۷۰: مسٹر علی بھائی، ایم حسن علی چوک بازار بھساول ۱۱-۰۰

نمبر ۷۱: محترمہ مسز کہکشاں انجم۔ براسولی، مظفر نگر ۱۱-۰۰

نمبر ۷۲: محترمہ لالہ بیگم صاحبہ ظفر الدین درودھانا، کولابہ ۱۱-۰۰

نمبر ۷۳: محترمہ صبیحہ خاتون صاحبہ ڈونگری، بمبئی ۵۱-۰۰

نمبر ۷۴: محترمہ نزہت جمال شمسی، محلہ پنجابیان، پیلی بھیت ۱۱-۰۰

نمبر ۷۵: محترمہ مس رُمانہ ہاشمی پورواہیرامن، کان پور ۱۱-۰۰

نمبر ۷۶: مسٹر نواب رونق جمال صاحب چاندنی چوک امراؤتی ۱۱-۰۰

نمبر ۷۷: محترمہ مس مریم. ایم. شیخ ڈاکٹر نوروجی روڈ، بمبئے ۱۰۰.۰۰

نمبر ۷۸: محترمہ شاکرہ پروین رحمت نگر بردوان ۱۱.۰۰

نمبر ۷۹: محترمہ سیدہ فاطمہ بیگم صاحبہ مومن پورہ گلبرگہ شریف ۱۱.۰۰

نمبر ۸۰: محترمہ شہناز اختر ہاشمی، قنوج (دوبارا) ۱۱.۰۰

نمبر ۸۱: محترمہ شائستہ پروین، نوامنڈی سنگھ بھوم ۱۱.۰۰

نمبر ۸۲: مسٹر کے. ایم. انصاری، بائیکلہ، بمبئے ۱۱.۰۰

نمبر ۸۳: مسٹر شرف الدین صاحب آکوٹ آکولہ ۱۱.۰۰

نمبر ۸۴: محترمہ مسز خیر الدین کنجی بہٹا، کرناٹک ۱۱.۰۰

نمبر ۸۵: محترمہ شاہین عثمانی صاحبہ، دیوبند ۱۱.۰۰

نمبر ۸۶: پروفیسر غازی الدین صاحب دانش، ٹونڈلہ (آگرہ) ۱۱.۰۰

نمبر ۸۷: محترمہ طیبہ مہر النساء بے سنگھ پور، کولہاپور ۱۱.۰۰

بقیہ: مختصر حالاتِ زندگی صـ۱۲ سے آگے:-

مولانا محمد علی جوہر، مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو بھی نہ بچ سکے۔ ان کے کلام کے مجموعوں میں بہارستان، نگارستان، چمنستان ہیں۔ انہوں نے فسانۂ لندن، سیر ظلمات اور ہندی گھونگا کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ لارڈ کرزن کی تالیف خیابان فارسی کے اردو ترجمے پر انعام بھی حاصل کیا تھا۔ ۸۲ برس کی عمر میں ۱۹۵۶ء میں انتقال فرمایا۔ انگریزی دورِ حکومت میں مولانا دس بارہ مرتبہ گرفتار کئے گئے۔ ایک ایک ماہ سے دو دو سال تک کی سزائیں ہوئیں۔ اندازاً کم سے کم دس سال تک قیدخانوں میں بند رہنا پڑا۔ اخبار زمیندار کی ضمانتیں بار بار ضبط ہوتی تھیں۔ اور چندے وصول کرکے وہ ضمانتیں داخل کی جاتی تھیں۔ انگریزی دور میں ضمانتیں ضبط کرانے کا ریکارڈ صرف زمیندار نے قائم کیا تھا۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

★ —— عبداللہ فاروقی

مختصر حالاتِ زندگی

سیف الحق والقلم مولانا ظفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

سیالکوٹ کے ایک گاؤں کوٹ مہرتھ نے ۱۸۷۰ء میں ایک بچے کو جنم دیا جس نے ہندوستان کے مطلع ادب، صحافت و سیاست پر کچھ غیر فانی نقوش بنائے۔ والدین نے بچے کا نام ظفر علی خاں رکھا۔ وزیر آباد اور پٹیالہ میں میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد علی گڑھ چلے گئے، ۱۸۹۲ء میں ایف۔ اے پاس کر کے اپنے والد کے پاس سرینگر پہنچے۔ وہ محکمۂ ڈاک و تار میں افسرِ اعلیٰ تھے، انہیں کے محکمہ میں ملازم ہو گئے۔ مگر ایک افسر سے اُلجھ کر اس کی ہجو لکھی اور پھر علی گڑھ آ گئے۔ وہاں فرسٹ ڈویژن میں بی اے کیا۔ نواب محسن الملک کے پرائیویٹ سیکرٹری بنے۔ اور پھر حیدر آباد چلے گئے۔ وہاں فوج، دار الترجمہ، پھر وزارتِ داخلہ میں ملازمتیں کیں۔ مگر وہاں کی ملازمت بھی ہجو پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد پھر دوبارہ حیدر آباد گئے۔ مگر انگریزی حکومت نے نظام حیدر آباد پر دباؤ ڈال کر حیدر آباد سے نکلوا دیا۔ اس لئے اپنے والد کے اخبار زمیندار میں شریک ہو گئے اور اُسے وزیر آباد سے لاہور لے آئے۔ اِدھر پہلی جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ اور اخبار کہیں کا کہیں پہنچ گیا۔ اور اب مولانا کی اُس زندگی کا آغاز ہوا جو اخبار کی ضمانتوں، قرقیوں اور نظر بندیوں کا دور ہے۔ اور اسی میں پھر وہ صحافت سے سیاست میں آ گئے۔ خلافت اور کانگرس کی تحریکات میں بھرپور حصہ لیا۔ مگر طبیعت کی افتاد نے انہیں کسی بھی جماعت میں ٹکنے نہ دیا۔ ہر جگہ لڑتے جھگڑتے اور ہجو لکھ کر آگے بڑھ جاتے۔ اسی میں کئی بار قید و بند کی سخت صعوبتیں برداشت کیں۔ کشمیر کی تحریک، مسجد شہید گنج کی تحریک، اینٹی قادیانی تحریک اُن کی خاص تحریکیں تھیں۔ انہوں نے آخری سیاسی جماعت "نیلی پوشوں" کے نام سے قائم کی تھی۔ مولانا ظفر علی خاں خود صحافتی اسکول اور ادارہ بھی تھے۔ عبد اللہ العمادی، وحید الدین سلیم پانی پتی، نیاز فتح پوری، غلام رسول مہر، عبد المجید سالک، چراغ حسن حسرت، مرتضیٰ احمد خاں، میکش، نصر اللہ خاں عزیز، وقار انبالوی، عبد الباقی مولانا کے شاگرد تھے لاہور کے بیشتر مسلم اخبارات "زمیندار" کی اولاد کہے جا سکتے ہیں۔ مولانا کی مقالہ نگاری اور فی البدیہہ شاعری، زود نویسی ان کا طرۂ امتیاز تھیں۔ ہجو اور طنز اُن کی شاعری کی خصوصیات میں سے ہیں۔ اور ان کی ہجو سے علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد، مسٹر محمد علی جناح، (باقی دیکھئے ص ۱۵ پر)

ہمیں چکر میں ڈالا بخش کر وہم و گماں تو نے

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
دکھلائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے

تری صنعت کے سانچے میں ڈھلا ہے پیکر ہستی
سمویا اپنے ہاتھوں سے مزاجِ جسم و جاں تو نے

نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک ہی دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے

ترے ادراک میں ہے عقل حیراں اور سرگرداں
ہمیں چکر میں ڈالا بخش کر وہم و گماں تو نے

بہارِ عارضِ گل سے لگا کر آگ ہی گلشن میں
طیورِ صبح خواں کو کر دیا آتش بجاں تو نے

جوانی میں ہے جسے بخشی دل آرائی و رعنائی
بڑھاپے میں اسی عارض پہ ڈالیں جھریاں تو نے

کسی کو تاکہ اپنی سربلندی پر نہ غرہ ہو
ازل سے کی نگوں ساری نصیب آسماں تو نے

دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے

نہ ہوتی گر خودی ہم میں تو جو تو تھا وہی ہم تھے
یہ پردہ کس لئے ڈالا ہے یا رب درمیاں تو نے!

بلا طاعت بھی ہم بندے ترے تھے پھر پرستش کی
ہمارے پاؤں میں کیوں ڈال دی ہیں بیڑیاں تو نے

کشائش عقدۂ زلفِ چلیپا کی جو مشکل تھی
لیا کیوں دل سے پھر دار و رسن کا امتحاں تو نے

ہم اب سمجھے کہ شاہنشاہ ملکِ لامکاں ہے تو
بنایا اک بشر کو سرورِ کون و مکاں تو نے

محمد مصطفٰے کی رحمۃ للعالمینی سے
بڑھائی اپنے الطاف و کرم کی شان تو نے

نمک پروردہ تیری شرم کی ہیں لغزشیں میری
گنہ بخشے ہیں میرے ہو کے اکثر مہرباں تو نے

حرم اور دیر میں بازار تیرا گرم رہتا ہے
ہر اک بستی میں کر رکھی ہے قائم اک دکاں تو نے

چلے ہم نقدِ عصیاں لے کے آمرزش کے سودے کو
کہ نرخ اس جنس کا کچھ بھی نہیں رکھا گراں تو نے

اثر تیری عطاؤں پر نہیں پڑتا خطاؤں کا
جسے پیدا کیا اس کو دیا ہے آب و ناں تو نے

دیا اپنے کرم سے ریزہ مورِ ناتواں کو بھی !
لگائے گر سلیماں کے لئے نعمت کے خواں تُو نے

ترے دربار سے مجھ کو یہی انعام کیا کم ہے
کیا اپنی ستائش میں مجھے رطب اللّساں تُو نے

مئے لاتقنطوا کے نشہ میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیاتِ جاوداں تُو نے

نظر چاروں طرف پھیلی ہوئی اسکی ضیا آئی

مرے کس کام میری دانش مشکل کشا آئی
سمجھ تیری ذرا مجھکو نہ اے میرے خدا آئی

زمیں میں آسماں میں چاند میں سورج میں تاروں میں
نظر صوفی کو اور عارف کو شانِ کبریا آئی

مگر جب عقل نے چاہا کرے حل اس معمّے کو
تعم کے ساتھ پیش اس کو ہمیشہ شوقِ لا آئی

یہ وہ ہے جو درِ میخانۂ علمِ حصولی پر
گئی اور بادۂ حکمت کے خُم کے خُم لنڈھا آئی

تصوّر میں بھی چھو سکتے نہ تھے ہم جس کے دامن کو
یہ کھول اُس دلربا کا عقدۂ بندِ قبا آئی

کبھی تا کا فلک اُس نے کبھی جھانکی زمیں اس نے
کبھی پہنچی ثریّا پر کبھی ٹھوٹے تری آئی

کیا اُس نے مسخر آب و خاک و باد و آتش کو
نظر چاروں طرف پھیلی ہوئی اُس کی ضیا آئی

کیا یہ سب کچھ اُس نے پر جو ڈھونڈا جا کے خالق کو
تو جو کچھ لے گئی تھی ساتھ اُس کو بھی گنوا آئی

چمکتا نیّرِ اعظم نہ ہم پر گر رسالتؐ کا
خرد سے مرتبہ کچھ بھی نہ کم ہوتا جہالت کا

جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف

ہم ترے احکام پر جب تک عمل کرتے رہے
ہم کو ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا کہیں اپنا مثیل
پرچمِ اسلام اک عالَم پہ لہراتا رہا
مشوروں میں ہم رہے اقوامِ عالم کے دخیل
سطوتِ اسلام کے ماتھے پہ جب پڑتا تھا بل
سرکشوں کو ایک ساعت کی نہ مل سکتی تھی ڈھیل
جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف!
فتح و نصرت کو نہ ہوتی تھی مجالِ قال و قیل
مشرق و مغرب کے دفتر کو الٹ دیتے تھے ہم
اور ہمارے فیصلے کی ہو نہ سکتی تھی اپیل!

فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہے اسلام کا رنگ

منتظرانِ حق کے لئے پھر گُلِ بہرِ اسلام بنا
باغِ نبی میں آ گئی رونق دیدۂ نرگس ہے مکحول

نورِ امانت پھیل چلا ہے روشن ہو گئے دیر و حرم
اب وہی ہستی بن گئی مسلم کب تک تھی جو ظلوم و جہول

فرش پہ ہے اسلام کا نقشہ عرش پہ ہے اسلام کا رنگ
شش جہت اس میں آ گئے سلسلے دائرہ میں ہے عرض نہ طول

عیب کجا اسلام کہاں اس سیف میں زنگِ ظلام کہاں
عیب ہے مسلم میں تو یہی ہے اِنَّ الصَّادِمَ فِیْہِ فُلُوْل

یا تو ہو قرآں کی کوئی آیت یا ہو نبی کی کوئی حدیث
بات اسی صورت میں بنے گی معقول ہو وہ یا منقول

صبح کی ساعت آئی ہوئی ہے سجدہ میں گر کر مانگ دعا
رحمت سر پر آئی کھڑی ہے مسلم کیوں ہوتا ہے ملول

بگڑی ہوئی بن جائیگی تیری کام سنور جائیں گے ترے
مضطرب اتنا کس لئے تو ہے بیٹھ ہی جائیگی جول سے جول

دستِ سعادت کی بھی رسائی دیکھئے ہوتی ہے کہ نہیں
طرۂ اسلام آج بصیرت کو نظر آتا ہے مسترسل!

سب سے بڑا انعام یہی ہے خدمتِ دین کی ہو توفیق
کام مسلمانوں کے جو آیا بس وہی مسلم ہے مقبول
اُکس مسلم پر غور کیا کر ہے یہی رازِ فوزِ عظیم
بن گئیں اس نکتہ کو سمجھ کر جنت کی خاتون بتول رضؓ
کام رکھ اپنے کام سے مسلم خود اللہ ترا ہے وکیل
مُزد سے بالا ہو تیری خدمت طاعتِ حق میں رہ مشغول

مسلمانوں کے گھر چل کر خدا کا لطفِ عام آیا

ہوا شعبان کل شب ختم اور ماہِ صیام آیا
ازل کی صبح کا نور آنکھ میں ہو کر تمام آیا

سعادت کے جلو میں رحمتِ پروردگار آئی
مسلمانوں کے گھر چل کر خدا کا لطفِ عام آیا

فرشتوں نے جگایا فطرتِ آدم کو سوتے سے
حیاتِ جاوداں کا ابنِ آدم کو پیام آیا

درِ مے خانۂ وحدت کے پٹ جبریل نے کھولے
ترستے تھے جسے مے خوار گردش میں وہ جام آیا

وہ حکمت عرش سے اتری زباں پر جسکے صدقے میں
اخوت اور مساوات اور آزادی کا نام آیا

مبارک ہیں وہ انسان جن کی خاطر اس مہینے میں
کلام اللہ لے کر دولتِ صلح و سلام آیا

مسلمانو! یہ موتی رول لو جن کے لٹانے کو
عرب کا اور عجم کا خسروِ عالی مقام آیا

وہ آقا جس کی رحمت نے اگرانیوں کو ڈھانپا ہے
تو اوقاتِ مصیبت میں پرایوں کے بھی کام آیا

جہاں میں بن کے آتا ہے رسول اُس کا غلام اُس کا

پہنچتا ہے ہر اک مے کش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اُس کا

گواہی دے رہی ہے اُس کی یکتائی یہ ذات اُس کی
دُوئی کے نقش سب جھوٹے ہے سچا ایک نام اُس کا

ہر اک ذرہ فضا کا داستاں اُس کی سناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آکے دیتا ہے پیام اُس کا

نظام اپنے لئے پھرتا ہے کیا خورشیدِ نور افشاں
ہزاروں ایسی دنیاؤں کو شامل ہے نظام اُس کا

میں اس کو کعبہ و بت خانہ میں کیوں ڈھونڈھنے جاؤں!
میرے ٹوٹے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اُس کا

سراپا معصیت میں ہوں سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اُس کا

میری افتادگی بھی میرے حق میں اس کی رحمت تھی
کہ گرتے گرتے بھی میں نے لیا دامن ہے تھام اُس کا

عبودیت کو بھی کیا کیا مدارج اُس نے بخشے ہیں
جہاں میں بن کے آتا ہے رسول اُس کا غلام اس کا

ہوئی ختم اس کی حجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے اُن سب تک محمدؐ نے کلام اُس کا

بُجھاتے ہی رہے پھُونکوں سے کافر اس کو رہ رہ کر!
مگر نور اپنی ساعت پر رہا ہو کر تمام اُس کا

نہ جا اُس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اُس کی!
ڈر اُس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

خدا کا قرض اور اسکے نبی کا قرض ادا کردے

الٰہی برقِ عبرت کی تڑپ مجھ کو عطا کردے
مجھے آتشِ زیرِ پا کو ساتھ ہی آتش نوا کردے

مری تقدیر سحر آلود میں کردہ اثر پیدا
کہ اہلِ درد کے حلقوں میں اک محشر بپا کردے

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرحِ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کردے

بتا دوں گا کہ خاکِ ہندیوں اکسیر بنتی ہے
مری پلکوں کو جاروبِ حریم مصطفیٰ کردے

ہمارا قافلہ کچھ لُٹ چکا اور کچھ ہے لٹنے کو
رسول اللہ کو اس کی خبر بادِ صبا کردے

جو مسلم ہے تو جاں ناموسِ ملت پر فدا کردے
خدا کا فرض اور اُس کے نبی کا قرض ادا کردے

بھری محفل میں لا سکتا نہ ہو گر کفر تاب اُس کی!
تو زنداں ہی میں جا کر روشن ایماں کا دیا کردے

شہادت کی تمنا ہو تو انگریزی حکومت پر
کسی مجلس کے اندر نکتہ چینی برملا کردے

ضرورت ہے اب اُس ایجاد کی دانائے مغرب کو!
جو اہلِ ہند کے دامن کو چولی سے جدا کر دے

نکل آنے کو ہے سورج کہ مشرق میں اُجالا ہو
برس جانے کو ہے بادل کہ گلشن کو ہرا کر دے

قفس کی تیلیوں پر آشیاں کا کاٹ کر چکر
فلک سے گر پڑے بجلی کہ بلبل کو رہا کر دے

یہ ہے پہچان خاصانِ خدا کی ہر زمانہ میں
کہ خوش ہو کر خدا ان کو گرفتارِ بلا کر دے

قِطعہ

جہاں میں ملّتِ بیضا کی روشنی پھیلی
نکال جس نے دیئے ساری ظلمتوں کے بل

عطا ہوئی ہمیں دنیا بھی دین کے ہمراہ
لگے تھے فقر کی ڈالی میں سلطنت کے پھل

ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمدؐ کے خدا سے

اے ملّتِ بیضا تری شوخی ہے نمودار
ہر راہ میں اب تک ترے نقشِ کفِ پا سے
اے سطوتِ کبریٰ تری تلوار کی جھنکار
سُنتے ہیں یہ کان اب بھی دو عالم کی فضا سے
آفاق میں اب تک تری تقدیر کا طُغرا
آراستہ ہے سُرخیٔ خونِ شہدا سے
یہ سچ ہے کہ دنیائے صلیبی کی عداوت
لپٹی ہوئی ہے بن کے بلا تیرے لوا سے
گردش تری قسمت کی ہیں بطرس کے بڑوتے
بجلی ترے خرمن کی ہیں پاپا کے نوا سے
ہر گوشۂ عالم میں کلیسا کے پرستار
اب تک ہیں بدستور ترے خُون کے پیاسے
لیکن علَمِ حق نہ جھکا ہے نہ جھُکے گا!
باطل کی فضاؤں میں پیمبر کی دُعا سے
پھر سر سے لپیٹ اس کفنِ نور کو ایک بار
لائے تھے جسے بدر کے میداں میں "حرا" سے

اعدا کی صفوں کو اُلٹ اس طرح کہ پیدا
ہو غلغلہ اَحْسَنْتَ کا ارض اور سما سے

مرنا ہے تو مر، جادۂ شاہِ دوسرا میں
ڈرنا ہے تو ڈر ایک محمدؐ کے خُدا سے